بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

نفاذِ شریعت
نسخۂ امن وسلامتی

۱۴ راگست سے تاحال وسط دسمبر تک پورے ملک میں وقفے وقفے سے فسادات کی لہریں اٹھ رہی ہیں قتل و غارت گری، فساد انگیزی اور ہلاکت خیزی کے خون آشام مناظر سامنے آرہے ہیں۔ نومبر میں لاہور میں تھوڑا گروپ کی کارستانیاں، رحیم یار خان، ٹنڈو آدم اور اندرون سندھ متعدد مقامات پر قرآن کریم کی بے حرمتی و آتش زنی، محرم الحرام میں سرحد و پنجاب میں شیعہ سنی فسادات اور مساجد کی بے حرمتی اور اس سے قبل اکتوبر میں کراچی، پٹ وراور کوئٹہ میں بھیانک فسادات اور اب کراچی کے تازہ ترین حالات سب کے سامنے ہیں۔ جہاں قتل و غارت گری دہشت انگیزی، آتش زنی، لوٹ مار، توڑ پھوڑ، ابلیسی قوتوں کی بربریت قومی عصبیت اذیت رسانی اور تیزاب اندازی روزانہ کا معمول ہے گویا کراچی بیروت کی طرح مختلف متحارب گروپوں کی پر تشدد تحریکوں کا گڑھ بن گیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ وہاں شر پسندوں، غنڈوں، ڈاکوؤں، دہشت گردوں اور تخریب کاروں کا راج قائم ہو چکا ہے۔ بدامنی وحشت و درندگی اور تشدد کے اس طوفان میں سینکڑوں جانیں تلف ہو رہی ہیں آباد گھرانے اجڑ گئے۔ کروڑوں کے املاک برباد ہوئے معاشی و معاشرتی اور جانی و مالی نقصان کے علاوہ پوری دنیا میں ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی اس پر مستزاد ——— یہ محض چند ڈاکوؤں کا مجرمانہ کردار نہیں اور نہ یہ سب کچھ حادثاتی اور اتفاقی ہے۔ بلکہ ملک کے چاروں صوبوں اور اب کراچی میں منظم دہشت گردی کے انداز میں تخریب کاری کے مسلسل واقعات اور فسادات سراسر ارادتی ہیں۔ ادھر مملکت عزیزہ پاکستان کی سرحدیں آگ اور دھوئیں کے خونی بادلوں کی زد میں ہیں۔ ناقص اور فرسودہ نظام حکومت کی وجہ سے سیاسی ابتری اور اخلاقی بگاڑ روز افزوں ہے۔ اس کے تباہ کن اثرات و مضمرات اس میں پوشیدہ تخریب کاری کے امکانات بیرونی ایجنٹوں کا بدترین کردار، مفاد پرست عناصر کی ملک دشمنی اور اس سے پیدا ہونے والی صورت حال، خدا نہ کرے کہ سندھ میں بھارت کی فوجی مداخلت کو یقینی بنانے کا جواز مہیا کر دے ؎

کونسا گوشہ ہے کہ ماتم نہیں جس میں بپا
کونسا خطہ ہے جو مضطرب الحال نہیں

ان سارے فسادات کی اصل جڑ ملک میں فرسودہ اور غیر مستحکم فرنگی نظام کا قیام ہے جس کے ایک سرے پر جاگیردار اور دوسرے سرے پر کمیشن یافتہ فوجی اور پولیس افسران، تیسرے پر بیوروکریٹس اور چوتھے سرے پر نا اہل حکمران اور لادین سیاسی قائدین کا تسلط ہے۔

مسلمانوں نے بیرونی سامراج کو تو دفتروں اور رہبر کوں اور مسندِ اقتدار سے اٹھا کر گھر تک پہنچا دیا مگر اس کی تہذیب اور نظام کو بدستور اپنایا بلکہ اسے سینے سے لگایا۔ دشمن نے ایچی سن، فارمن، کرسچین کالج، امرسے کالج، سینٹ پال، سینٹ جوزف، سینٹ لارنس اور گرامر کے نام سے ہزاروں سکول اور کالجز کا ملک کے چپے چپے میں جال پھیلا کر ہمارے خلاف مورچے قائم کر رکھے ہیں جہاں فوجی اور سول افسران اور سیاسی حکمران تیار ہوتے ہیں جو پورے ملک کا نظام اپنی جاگیروں کے تحفظ، اپنے مفادات کے فروغ اور سامراجی پالیسی کے استحکام کے نقطۂ نظر سے چلاتے ہیں۔ ہماری ہر کاروبار ہو منصوبہ بندی ہو تجارت ہو تعلیم ہو سیاست ہو فساد ہو امن ہو غرض قومی و ملّی تعمیر کا کوئی پہلو ہو ان کا رخ ہمیشہ لندن، پیرس، نیویارک، واشنگٹن اور وہاں کے نظام کی طرف ہی رہے گا۔ چنانچہ اب بھی کرفیو لگایا جا رہا ہے تحقیقاتی کمیشن قائم کئے جا رہے ہیں صلح و آشتی کے لئے امن کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں امن سے رہنے کی اپیلیں کی جا رہی ہیں مقتولین و مجروحین کے معاوضوں کا اعلان کیا جا رہا ہے ہمدردانہ بیانات دئے جا رہے ہیں چالیس سال سے سابقہ حکمران جو کچھ کرتے آئے ہیں اب کی مسلم لیگ کے ارباب حل وعقد اور ذمہ داران حکومت بھی اسی ڈگر پر چل پڑے ہیں مگر اس طریقہ سے فسادات میں کمی کی بجائے اضافہ ہوا ہے۔ اور چنگاریاں شعلے بن کر بھڑک رہی ہیں۔ اگر حکومت اور ملک کی سیاسی صورت حال کے ذمہ داروں نے بھی حسب سابق مغربی نظامِ حکومت اور سامراجی نظامِ سیاست اور حالیہ فسادات میں ٹھوس اور مثبت اقدام کی بجائے کمیٹی اور کمیشن کی باتوں کو جزوِ دین و ایمان اور لازمۂ سیاست بنائے رکھا۔ تو پھر مستقبل قریب میں ماضی سے زیادہ ہولناک المناک شرمناک، آگ میں لپٹے اور دھوئیں میں اٹے ہوئے بہت بھیانک اور نہایت تباہ کن مناظر دیکھنے کے لئے خود کو تیار رکھنا چاہئے۔ والعیاذ باللہ۔

جب تک فرنگی نظام رہے گا کوئی مفسد گروہ کوئی تخریب کاروں کا ٹولہ، کوئی داخلی دشمن، کوئی بیرونی ایجنٹ قومی عصبیت، صوبائی وطنیت، جتھہ بندی، پارٹی بازی کی چھوٹی سی چنگاری سلگا کر پورے ملک کو تباہی اور قتل و غارتگری کے جہنم میں دھکیل سکتا ہے۔

سمی اور وبائی امراض میں صالح سے صالح غذا بھی مریض کے معدہ میں پہنچ کر مسموم اور فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح مغربی نظام کے قیام و استحکام میں ہر بھلائی، صلح و آشتی کی ہر کوشش ترقی و بحالی اور قیام امن کا ہر منصوبہ حکومت و عوام سب کے لئے مثبت نتائج کے بجائے منفی اثرات اور وبالِ جان بن کے رہ جاتا ہے۔ اگر ملک میں واقعۃً امن کا قیام، شہریوں کے مال و جان کی حفاظت، قتل و غارت کی بیخ کنی، فسادات کی روک تھام، جاہلی عصبیّت

کا خاتمہ، اور ایک صالح نظام کے قیام کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے سب کا فریضہ منصبی بھی یہی ہے تو پھر سب کو خواہ وہ حکمران ہوں یا سیاست دان، عوام ہوں یا علماء، افراد ہوں یا جماعتیں۔ اپنی زمام کار، اسلام کے ہاتھوں میں دینی ہوگی جو سروری وجہانبانی، امن وحکمرانی اور قیادت کا ایک جامع نظام حیات ہے۔

جس نے انسانی روح کو اوہام خرافات، ذلت ورسوائی، تباہی وہلاکت، مرض وفساد، ظلمت وضلالت ناپاکی وگندگی، کمزوری وناتوانی، ظلم وسرکشی، انتشار وبے چینی۔ قومی عصبیت، سماجی طبقہ داریت اور جابر سلاطین کے ظلم واستحصال سے رہائی دلاکر حریت پسندی، عقیدہ واخلاق کی پاکیزگی، یقین ومعرفت، عدل وانصاف، امن وسکون، متوازن ارتقاء، عملِ پیہم سعی مسلسل کے مقام عروج تک پہنچایا۔ یہ نظام شریعت کی برکت تھی کہ اوس وخزرج کی جنگ بعاث کی وجہ سے ابھی خونِ آشام تلواروں سے خون ٹپک رہا تھا۔ کہ ان کے مجروح اور ٹوٹے ہوئے دلوں میں الفت ومحبت پیدا ہو کر باہم مصالحت ہوگئی جس کو پوری دنیا کا خزانہ خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا۔

یہ نظام شریعت ہی کا نفاذ تھا جس نے انصار ومہاجرین کے درمیان بھائی چارہ کرایا جس کے سامنے سگے بھائیوں کی محبت اور دنیا کی ساری دوستیاں بے حقیقت تھیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عصبیت اور جتھے بندی کے نعروں کو نجس قرار دیا ہے حضورؐ کا ارشاد ہے۔

" جو عصبیت کا علمبردار ہو وہ ہم میں سے نہیں، جو عصبیت پر جنگ کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جس کی موت عصبیت پر ہو وہ بھی ہم سے نہیں "

نظامِ شریعت معاشرے میں انسانی خاندان کے ہر فرد کو صحیح مقام دیتا، نوعِ انسانی کے افراد کو ایک خاندان میں تبدیل کرتا اور گلدستہ بنا دیتا ہے۔ یہی منہاجِ نبوت ہے۔ قومیت وعصبیت کے بجائے ہدایت اس کا ہدف ہے جس میں بے حیائی کی تمام قسمیں، عصبیت کے تمام محرکات، فساد کے تمام ترغیبات ممنوع اور خلاف قانون ہیں جس کے نفاذ سے بداخلاقی، قانون شکنی نفس پرستی اور عشرت پسندی کا رجحان مغلوب ہو جاتا ہے۔

بے حیائی اور عصبیت پھیلانے والے اشخاص مجرم اور ملک کے دشمن قرار پاتے ہیں۔ جس میں پولیس کی حیثیت صرف لٹھ بردار اور چوکیدار کی نہیں ہوتی بلکہ ایک شفیق ومربی اور ایک مہربان اتالیق کی ہوتی ہے۔

لہٰذا حالات کا تقاضا، وقت کی ضرورت اور قیامِ امن کی اہمیت کے پیش نظر ارکانِ پارلیمنٹ، ارباب حکومت بشمولِ وزیر اعظم وصدر مملکت سب کا یہ فرض ہے۔ کہ نفاق کے بجائے **ایمان**، شک کے بجائے یقین وقتی فوائد کے بجائے مستحکم عقائد موقع پرست ذہنیت کے بجائے حق پرست ضمیر، عقلِ مصلحت بینی کے بجائے عشق مصلحت سوز اور جذبہ ایمان واخلاص سے کام لے کر بغیر کسی تذبذب وتاخیر کے خالق ارض وسما کا عطا فرمودہ آسمانی وروحانی نسخۂ امن وسلامتی نظامِ شریعت فوراً نافذ کر دیں جس کا جامع آئینی خاکہ جمعیت علماء اسلام کے

سکریٹری جنرل مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف نے پارلیمنٹ میں شریعت بل کے نام سے پیش کیا ہے اور جس کی فوری منظوری و نفاذ کے لئے قائدِ شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قیادت میں متحدہ شریعت محاذ نے پورے ملک میں تحریک نفاذِ شریعت برپا کر دی ہے۔

حالیہ فسادات مستقبل کے حالات کا پیش خیمہ ہیں۔ اگر اب بھی ذمہ داران حکومت اور ارباب سیاست اور ممبران اسمبلی اس آئینہ میں مستقبل کا چہرہ نہ دیکھ سکے اور امن و سلامتی کے ضامن نظام شریعت کی منظوری و نفاذ میں رکاوٹ بنے رہے تو قوم کے نزدیک حکومت کا یہ کردار ان لوگوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوگا جو مہاجر، سندھی پنجابی، پٹھان اور بلوچی کے نام سے جتھہ بندی کر کے سرمائے، شہرت، قیادت، ہوسِ اقتدار، غیر ملکی ایجنٹی یا محض جہالت اور ناعاقبت اندیشی کے اندھے جنون میں مبتلا ہو کر جسدِ ملت کو کاٹنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں دشمنانِ ملک کے لئے تیشہ بدست آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یا کشتی میں پڑے ہوئے مال پر لڑتے لڑتے اب جھنجھلا کر اس کے تختے اکھاڑنے پر لگ گئے ہیں۔ (ادارہ)

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ نمبر پونڈ، کیماڑی، کراچی
الحمد للہ
پاکستان میں یہ پہلا ٹرمینل جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے۔
ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر منتقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں،
کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔
تار کا پتہ "شاہین" کراچی
ٹیلیکس: ۲۷۱۹
فون:
۲۷۱۹۵۳ — ۲۷۱۸۴۰
۲۷۱۸۴۲ — ۲۷۱۳۵۴